روزنامہ نوائے وقت لاہور میں ۱۴ جولائی کو شائع شدہ جمعیت علماء پاکستان کے الزام کی مدیر اعلیٰ کی طرف سے تردید

سپریم کورٹ (شریعت اپلیٹ بنچ) کے معاون حافظ عبد الرحمٰن مدنی نے روزنامہ نوائے وقت لاہور (۱۴ر جولائی ۱۹۹۹ء) میں شائع شدہ جمعیت علماءِ پاکستان (نیازی گروپ) کے اس الزام کی پرزور تردید کی ہے کہ وہ موجودہ افراطِ زر کا علاج اشاریہ بندی (انڈیکسیشن) کو سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ انڈیکسیشن جو سرمایہ دارانہ اقتصادی نظام کے پانچ ستونوں میں سے ایک ستون ہے، کی تائید کرنے کا موقف ان سے منسوب کر دیا گیا ہے حالانکہ سپریم کورٹ (شریعت اپلیٹ بنچ) کے روبرو اپنی چار روزہ بحث میں انہوں نے بار بار اشاریہ بندی کو ایک ظالمانہ تخمینہ قرار دیا اور بتایا کہ سرمایہ دارانہ نظام سود، ٹیکس، بیمہ، موجودہ بے بنیاد کرنسی اور اشاریہ بندی کی اساس پر قائم ہے جو تمام ظالمانہ طریق کار ہیں اس لئے ضروری ہے کہ سود (ربا) کو ختم کر کے ملکی معیشت کی گاڑی کو اسلامی نظام کی طرف دھکیلا جائے۔ سپریم کورٹ میں اپنی بحث کے دوران انہوں نے ان لوگوں کی بھی تردید کی تھی جو افراطِ زر کی واقعاتی خوفناک صورتحال کا علاج سود یا شرحِ سود میں اضافہ سے تجویز کرتے ہیں بلکہ اس سلسلے میں انہوں نے عدالتِ عظمیٰ میں متعدد ایسے نکات بھی پیش کیے تھے کہ اگر افراطِ زر کے لئے اشاریہ بندی کا مفروضہ حل تسلیم بھی کر لیا جائے تو پھر بھی سود کے متعین یا مشروط اضافہ کا جواز نہیں نکل سکتا کیونکہ سودی اضافہ اور انڈیکسیشن کا نام نہاد توازن بالکل دو مختلف چیزیں ہیں۔ اس سب کچھ کے باوجود اشاریہ بندی (انڈیکسیشن) کے موقف کو مدنی صاحب کی طرف منسوب کرنا زیادتی ہے۔

دوسرے اعتراض کے بارے میں بھی مدنی صاحب نے وضاحت کی کہ سود کی تمام اقسام کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی زندگی ہی میں ہر شکل کی مکمل حرمت کا مسئلہ نہ صرف فقہی مسئلہ ہے بلکہ اس کا تعلق مسلمہ اسلامی عقیدہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی زندگی میں اسلامی شریعت کی تمام جزئیات مسئلہ سود سمیت اس طرح نمایاں کر گئے تھے جس طرح دن رات سے روشن ہوتا ہے۔ انہوں نے اس عقیدہ کی وضاحت قرآن وحدیث دونوں طرح کے دلائل سے کی تھی اور تحریری اور زبانی بحث میں یہ بھی اجاگر کیا تھا کہ اجتہاد بھی کتاب وسنت سے کوئی خارجی شے نہیں بلکہ اجتہاد کے ذریعے کتاب وسنت ہی کے مخفی گوشوں اور وسعتوں کی نقاب کشائی ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ یہ بحث منکرین حدیث کے حضرت عمرؓ کے ایک قول کے بارے میں شبہ کی بنا پر شروع ہوئی تھی جس کا جواب یہ دیا گیا تھا کہ سود کی بعض شکلیں عہدِ نبوت کے آخر میں حرام ہونے کی بنا پر نئے پیش آمدہ مسائل کے سلسلہ میں بعض صحابہ بے چینی کا شکار ہوئے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ "سود (ربا) بھی چھوڑو اور مشکوک صورتیں (ریبہ) بھی چھوڑو۔" مدنی صاحب نے اپنی بحث کے شروع میں اور آخر میں دوبارہ یہ واضح کر دیا تھا کہ اگرچہ اس قول کی روایت اعلیٰ درجہ کی نہیں تاہم اس سے انکار کے بجائے اس کی ایسی توجیہ زیادہ مناسب ہے جبکہ سود کی حرمت کے بارے میں یہ بات شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ سود سابقہ شریعت بنی اسرائیل میں بھی حرام ہونے کی بنا پر ابتدائے نبوت ہی سے حرام تھا تاہم اس کی بعض نئی صورتیں تدریج سے حرام ہوتی رہیں جن میں سود مرکب وغیرہ کو غزوۂ احد سے بھی قبل حرام کر دیا گیا تھا، البتہ تجارتی سود مفرد میں حضرت عباس وغیرہ بعض صحابہ کے حجۃ الوداع تک ملوث رہنے کی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ سود کی بعض اقسام آخر عہد نبوتؐ میں حرام ہوئیں لیکن اس تدریج کو مان لینے کے باوجود اب کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ ہم مکمل شریعت ہی کے ذمہ دار ہیں۔

مولانا مدنی نے کہا کہ روزنامہ نوائے وقت کے ایک رپورٹر کی غلط فہمی کا ازالہ خود مولانا مدنی نے اپنے ایک بیان جو روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۰ر مئی ۱۹۹۹ء کے صفحہ ۱۰ پر شائع ہو چکا ہے کر دیا تھا۔ مزید تفصیلات ماہنامہ محدث لاہور شمارہ جون ۱۹۹۹ء میں تقریباً ڈیڑھ ماہ قبل نشر ہو چکی ہیں۔ (نوائے وقت ۱۵ر جولائی صفحہ آخر پر چھپی)